www.KitaboSunnat.com

# أحکامِ

# زکاۃ و عُشر و صدقۂ فطر

فضیلۃ الشیخ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

# احکامِ زکاۃ و عُشر و صدقہ فطر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

احکام

# زکاۃ و عشر و صدقہ فطر

حافظ عبدالسلام بن محمد

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــ احکام زکاۃ وعشر وصدقہ فطر

مؤلف ـــــــ حافظ عبدالسلام بن محمد

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

دارالاندلس ®

اسلام کی نشر واشاعت کا عالمی مرکز

۴۔لیک روڈ، چوبرجی لاہور، پاکستان

Ph: [illegible] Fax: [illegible] [illegible]andlus.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



# فہرست


| | |
|---|---|
| عرض ناشر | 8 |
| اسلام میں زکاۃ کی اہمیت وفرضیت | 9 |
| زکاۃ کا معنی ومفہوم | 10 |
| زکاۃ وعشر کی فضیلت وبرکت کی چند آیات و احادیث | 11 |
| وہ اموال جن میں زکاۃ فرض ہے | 12 |

## جانوروں کی زکاۃ

| | |
|---|---|
| جانوروں کی زکاۃ ادا نہ کرنے پر وعید | 15 |
| وہ جانور جن کی زکاۃ لی جاتی ہے | 16 |
| مویشیوں کی زکاۃ کے لئے شرطیں | 16 |
| اونٹوں کی زکاۃ جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی | 16 |
| گائے' بھینس کی زکاۃ | 17 |
| چرنے والی بکریوں کی زکاۃ | 17 |
| پالتو جانوروں کی زکاۃ | 18 |
| گھوڑوں' گدھوں اور خچروں کی زکاۃ | 18 |

## نقدی' سونے' چاندی اور مال تجارت کی زکاۃ

| | |
|---|---|
| نقدی کی زکاۃ ادا نہ کرنے کی وعید | 21 |
| سونے' چاندی کا نصاب اور زکاۃ کی مقدار | 22 |
| موجودہ اوزان کے لحاظ سے چاندی اور سونے کا نصاب | 23 |
| اوزان کے متعلق مفتی عبدالرحمان الرحمانی کی تحقیق کا خلاصہ | 23 |


کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com




- نقدی کا نصاب 25
- مسئلہ: سونے اور چاندی کو نصاب میں جمع کرنا 25
- دوران سال حاصل ہونے والے مال کی زکاۃ 25
- مال تجارت میں زکاۃ کی فرضیت ہے 26
- مال تجارت سے زکاۃ ادا کرنے کا طریقہ 27
- مسئلہ: [redacted] 27
- مسئلہ: [redacted] زکاۃ 27


## زمین کی پیداوار کی زکاۃ (عشر)


- [redacted] 31
- [redacted] 32
- [redacted]؟ 34
- ز[redacted]؟ 36
- [redacted] 37
- سوال: [redacted] 38
- سوال: [redacted] 39
- سوال: [redacted] 39
- سوال: [redacted]؟ 39
- سوال: [redacted] 40
- سوال: [redacted]؟ 40
- عشر ادا کرنے کا طریقہ 41
- زکاۃ اور عشر کن لوگوں پر خرچ کیے جائیں؟ 41
- ''فی سبیل اللہ'' سے کیا مراد ہے؟ 44
- جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت 46


کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



## زکاۃ الفطر یا صدقہ فطر


- صدقہ فطر کے متعلقہ چند ایک احادیث 51
- صدقہ فطر کن لوگوں پر فرض ہے؟ 52
- صدقہ فطر کا مقصد 53
- صدقہ فطر کب ادا کیا جائے؟ 53
- صدقہ فطر ایک جگہ جمع کرنا چاہیے 54
- صدقہ فطر کن چیزوں سے دیا جائے 54
- صاع کی مقدار 55
- صدقۃ الفطر میں غلہ کی بجائے قیمت ادا کرنا 57
- صدقۃ الفطر کن لوگوں کو دیا جائے؟ 57
- زکاۃ وعشر کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے 58


کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



# عرض ناشر

مال و دولت اور زمین وغیرہ میں اگر زکاۃ وعشر نکال کر اسے اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کیا جائے تو اللہ رب العالمین کی طرف سے انعام واکرام ہے۔ ورنہ یہ سب کچھ فتنہ وآزمائش بن جاتا ہے۔ جو لوگ اللہ کے حکم کے مطابق مال و دولت کو پاک کرنا چاہتے ہیں تو ان کیلئے اگرچہ قرآن و حدیث اور کتب فقہ میں رہنمائی موجود ہے لیکن عام آدمی کیلئے اس کی تمام صورتوں کو آسانی سے سمجھنا مشکل ہے۔

محترم حافظ عبدالسلام صاحب نے اس کتابچہ میں زکاۃ وعشر اور صدقہ فطر کے مسائل کو عام فہم اور سادہ وسلیس انداز میں وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ جزاہ اللہ خیراً

محترم حافظ صاحب نے اس کتابچہ کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ ان ابواب میں زکاۃ وعشر اور صدقہ فطر کے متعلق ان تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھا گیا ہے جن کی ضرورت ان امور میں کبھی بھی پڑ سکتی ہے۔

اس سے قبل اس موضوع پر اس قدر مختصر اور جامع کتابچہ کم ہی دیکھنے میں آیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو عام مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے مفید اور مؤلف موصوف کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

مدیر دار الاندلس

محمد رمضان اثری

شعبہ نشر واشاعت مرکز الدعوۃ والارشاد پاکستان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



# اسلام میں زکاۃ کی اہمیت وفرضیت

زکاۃ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں تیسرا رکن ہے اس کا منکر کافر ہے جب تک نماز اور زکاۃ ادا نہ کرے، مسلم برادری میں شامل نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالی نے فرمایا :

﴿فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ آتَوُا الزَّكَاةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ﴾

[التوبہ ۹ : ۱۱]

''اگر یہ کافر لوگ کفر سے توبہ کریں (کلمہ پڑھ لیں) نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں تو وہ دین میں تمہارے بھائی ہیں۔''

اور یہ تینوں اتنے اہم ارکان ہیں کہ انہیں صرف زبانی تسلیم کر لینے سے ہی گزارا نہیں ہوسکتا بلکہ کلمہ پڑھ لینے کے بعد عملاً نماز اور زکاۃ ادا کرنا ہوگی۔ اگر کوئی شخص زکاۃ ادا نہیں کرتا یا وہ اس کی فرضیت کا ہی منکر ہے، یا زکاۃ وصول کرنے پر لڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو اس سے جنگ کی جائے گی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ))  [صحیح بخاری رقم الحدیث : ۲۵]

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ شہادت دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں سو جب وہ یہ کام کر لیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لئے مگر اسلام کے حق کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



ساتھ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔''

لیکن اگر کوئی شخص مال میں زکاۃ فرض ہو جانے کے باوجود بخل کی وجہ سے زکاۃ ادا نہیں کرتا تو علم ہونے کے بعد اس سے زکاۃ بھی وصول کی جائے گی اور اس کا آدھا مال بھی ضبط کر لیا جائے گا۔ اس کی دلیل یہ حدیث ہے :

((عَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ (( فِیْ کُلِّ سَائِمَةِ إِبِلٍ فِیْ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَ لَا یُفَرَّقُ اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا ' مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا ' فَلَهُ اَجْرُهَا وَ مَنْ مَنَعَهَا فَاِنَّا آخِذُوْهَا وَ شَطْرَ مَالِهٖ عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ لَیْسَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَیْءٌ))

[ابو داؤد : کتاب الزکاۃ ۔ و حسنه الالبانی]

'' معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چرنے والے ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہے ' اونٹوں کو انکے حساب سے الگ الگ نہ کیا جائے۔ جو شخص اسے اجر حاصل کرنے کے لئے دے گا اسے اس کا اجر ملے گا۔ اور جو نہیں دے گا ہم اس سے وہ (زکاۃ) اور اس کا نصف مال لے لیں گے۔ یہ ہمارے رب عزوجل کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے جبکہ آل محمد کے لئے اس میں سے کوئی چیز نہیں۔''

## زکاۃ کا معنی ومفہوم:

عربی زبان میں زکاۃ کا لفظ دو معنوں میں آتا ہے۔ پاک صاف ہونا اور بڑھنا۔ سونا چاندی ' مال مویشی اور سامان تجارت میں سے ہر سال گزرنے کے بعد اور زمین کی پیداوار حاصل ہونے کے ساتھ ہی اس میں سے اللہ تعالیٰ کا جو حصہ نکالا جاتا ہے اس سے یہ دونوں فائدے حاصل ہوتے ہیں وہ مال پاک ہو جاتا ہے اور مال والا بھی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا ﴾ [التوبہ ۹ ۱۰۳]

''ان کے اموال سے صدقہ لیجئے جس کے ساتھ آپ انہیں صاف اور پاک کریں گے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



اس کے علاوہ اس مال میں برکت ہوتی ہے اور وہ بڑھتا ہے۔ زکاۃ اور ٹیکس کا یہی بنیادی فرق ہے کہ زکاۃ عبادت ہے' مسلمان ہونے کی علامت ہے' اس کے ادا کرنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے' آدمی جہنم سے آزاد ہوتا ہے' اس کا مال اور وہ خود پاک ہو جاتے ہیں اور مال میں برکت ہوتی ہے جبکہ ٹیکس میں ان چیزوں میں سے کوئی چیز نہیں پائی جاتی۔

## زکاۃ وعشر کی فضیلت وبرکت کی چند آیات واحادیث:

1:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ﴾ [البقرہ ۲: ۲۷۶]

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔''

2: ﴿ وَمَا آتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا آتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ﴾ [سورہ الروم ۳۰: ۳۹]

''اور جو سودی قرض تم اس لئے دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھے تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا اور اللہ کی رضا چاہتے ہوئے جو تم زکاۃ دو گے تو یہی لوگ ہیں جو (اپنے مال کو) بڑھانے والے ہیں۔''

3: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴾

[سورہ البقرہ ۲: ۲۶۱]

''جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس طرح ہے کہ ایک دانے نے سات خوشے اگائے' ہر خوشے میں سو دانے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔''

4: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی صدقہ کسی مال کو کم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ معاف کر دینے کے ساتھ بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ اور کوئی شخص اللہ کے لئے نیچا نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ اسے اونچا کر دیتے ہیں۔

[صحیح مسلم : کتاب البر والصلۃ۔ رقم الحدیث : ۶۹]

5: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دفعہ ایک آدمی ایک جنگل بیابان جگہ میں تھا کہ اس نے بادل کے ایک ٹکڑے سے آواز سنی کہ فلاں آدمی کے باغ کو پانی پلاؤ، وہ بادل ایک طرف ہو گیا اور ایک پتھریلی زمین میں برس پڑا۔ ان نالیوں میں سے ایک نالی نے وہ تمام پانی اکٹھا کر لیا۔ یہ شخص بھی اس پانی کے پیچھے چل پڑا، آگے جا کر دیکھتا ہے کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی کسی کے ساتھ کیاریوں میں پانی پھیر رہا ہے۔ اس نے اس سے پوچھا : ''اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟'' اس نے اپنا نام بتایا تو یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل میں سنا تھا۔ وہ آدمی کہنے لگا: ''اللہ کے بندے! تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو؟'' اس نے کہا: ''جس بادل میں سے یہ پانی آ رہا ہے میں نے اس میں ایک آواز سنی ہے، کوئی تمہارا نام لے کر کہہ رہا تھا کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلاؤ۔ تو (مجھے بتاؤ) تم اس میں کیا عمل کرتے ہو؟'' اس نے کہا: ''جب تم نے یہ بات کہی ہے تو سنو! اس (باغ) میں سے جو کچھ نکلتا ہے میں اسے دیکھتا ہوں پھر اس کا تیسرا حصہ صدقہ کر دیتا ہوں، میں اور میرے گھر والے تیسرا حصہ کھا لیتے ہیں اور اس کا (آخری) تیسرا حصہ اسی باغ پر دوبارہ خرچ کر دیتا ہوں۔''

[صحیح مسلم : کتاب الزہد والرقائق۔ رقم الحدیث : ۴۵]

## وہ اموال جن میں زکاۃ فرض ہے:

اللہ تعالیٰ نے چار قسم کے ایسے اموال میں زکاۃ فرض فرمائی ہے کہ جن پر انسانی زندگی کا دارومدار ہے

1: چوپائے جانور، اونٹ، گائے، بکری وغیرہ

2: سونا چاندی اور نقدی وغیرہ

3: ہر قسم کا تجارت کا سامان جس کی تجارت شرعاً جائز ہے۔

4: زمین سے حاصل ہونے والی چیزیں غلہ، پھل، سبزیاں، معدنیات، دفینے وغیرہ

اب ان چاروں کا بیان قدرے تفصیل سے کیا جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

احکام زکاۃ و عشر و صدقۂ فطر

# جانوروں کی زکاۃ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


## جانوروں کی زکاۃ ادا نہ کرنے پر وعید:

((عن ابی ذر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل یکون له ابل او بقر او غنم لا یؤدی حقها الا اتی بها یوم القیامة اعظم ما یکون و اسمنه تطؤه باخفافها و تنطحه بقرونها کلما جازت اخراها ردت علیه اولاها حتی یقضی بین الناس))

[صحیح بخاری : باب زکاة البقر : ١٤٦٠، صحیح مسلم : رقم الحدیث : ٩٩٠]

"ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کوئی آدمی جس کے پاس اونٹ، گائے یا بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق (زکاۃ) ادا نہ کرتا ہو قیامت کے دن وہ جانور زیادہ سے زیادہ قد آور اور موٹے ہونے کی حالت میں لائے جائیں گے اسے (زکاۃ ادا نہ کرنے والے کو) اپنے پاؤں سے روندتے اور سینگوں سے مارتے ہوئے گزریں گے جب آخر والے گزر جائیں گے تو پہلے والے دوبارہ لائے جائیں گے یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے :

((فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنة حتی یقضی بین العباد فیری سبیله اما الی الجنة و اما الی النار)) [صحیح مسلم : باب اثم مانع الزکاة]

"کہ اسے یہ سزا اس دن میں ملتی ہی رہے گی کہ جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ اس کے بعد وہ جنت یا جہنم کی طرف جانے کا اپنا راستہ دیکھے گا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



## وہ جانور جن کی زکاۃ لی جاتی ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء نے جن جانوروں کی زکاۃ وصول کی ہے وہ تین قسم کے ہیں۔ اونٹ' گائے اور بکری' واضح رہے کہ زکاۃ میں بھینس گائے کی جنس میں اور بھیڑ اور دنبہ بکری کی جنس میں شمار ہوتے ہیں۔

## مویشیوں کی زکاۃ کے لئے شرطیں:

مویشیوں پر زکاۃ فرض ہونے کی دو شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ نصاب کو پہنچنے کے بعد ان پر ایک سال گزر جائے دوسری یہ کہ ان کی پرورش سارا سال یا سال کے اکثر حصے میں جنگلوں' پہاڑوں یا سبزے کے میدانوں میں چرانے سے ہوتی ہو۔ اگر زیادہ انحصار چرانے پر ہو لیکن کبھی کبھار گھر پر بھی چارا ڈالا جائے تو زکاۃ میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

## اونٹوں کی زکاۃ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی:

پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔ مالک اپنی مرضی سے دینا چاہے تو الگ بات ہے۔ چوبیس اونٹوں تک کی زکاۃ بکریوں کی صورت میں ادا کی جائے گی۔ پانچ سے نو اونٹوں تک ایک بکری' دس سے چودہ تک دو' پندرہ سے انیس تک تین اور بیس سے چوبیس اونٹوں تک چار بکریاں زکاۃ میں لی جائیں گی۔

- ☐ پچیس سے پینتیس اونٹوں تک ایک بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی جس کی عمر کا دوسرا سال شروع ہو)
- ☐ 36 سے 45 اونٹوں تک ایک بنت لبون (دو سالہ اونٹنی جس کی عمر کا تیسرا سال شروع ہو)
- ☐ 46 سے 60 اونٹوں تک ایک حقہ (تین سالہ اونٹنی جس کی عمر کا چوتھا سال شروع ہو)
- ☐ 61 سے 75 اونٹوں تک ایک جذعہ (چار سالہ اونٹنی جس کی عمر کا پانچواں سال شروع ہو)
- ☐ 76 سے 90 تک دو بنت لبون
- ☐ 91 سے 120 تک دو حقے

120 سے آگے بڑھنے کے بعد کل تعداد چالیس یا پچاس پر تقسیم ہو جاتی ہے' اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر اونٹ 120 سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہوگا۔ [صحیح بخاری عن انس]

## گائے (بھینس) کی زکاۃ:

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر تیس گایوں میں سے ایک تبیع یا تبیعہ (ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو) لیں اور ہر چالیس گایوں میں سے ایک مُسِنّہ (دوسال سے زیادہ کا نر یا مادہ جسکا سامنے کا دانت گر چکا ہو) لیں))

[سنن ابو داؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی، ابن ماجہ، حسنہ]

تیس سے کم گایوں میں زکاۃ نہیں۔ اونٹوں کی طرح یہاں بھی 60 سے آگے ہر دس کے بعد کل تعداد تیس یا چالیس کے ہندسوں پر تقسیم ہو جاتی ہے۔ تفصیل اس طرح ہوگی:

- ❑ 30 سے 39 تک — ایک تبیع یا تبیعہ
- ❑ 40 سے 59 تک — ایک مُسِنّہ
- ❑ 60 سے 69 تک — دو تبیع یا تبیعہ
- ❑ 70 سے 79 تک — ایک تبیع یا تبیعہ اور ایک مُسِنّہ
- ❑ 80 سے 89 تک — دو مُسِنّہ
- ❑ 90 سے 99 تک — تین تبیع یا تبیعہ

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہر تیس میں سے ایک تبیع یا تبیعہ اور ہر چالیس میں سے ایک مُسِنّہ لیا جائے گا۔

گائے بھینس کی زکاۃ میں نر اور مادہ دونوں دیئے جا سکتے ہیں۔ یہاں صرف تبیع اور مسن کی عمر مقرر ہے۔ مالک اپنی خوشی سے بڑی عمر کا جانور دے تو جائز ہے۔

## چرنے والی بکریوں کی زکاۃ:

چالیس سے کم بکریوں میں زکاۃ نہیں ہے۔ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے۔ ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں، دو سو ایک سے تین سو تک تین بکریاں ہیں، اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری زکاۃ پڑے گی جیسا کہ تین سو میں تین بکریاں، چار سو میں سے چار اور پانچ سو میں سے پانچ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



ہوں گی۔ 300 کے بعد جو سینکڑہ کم ہوگا اس میں زکاۃ نہیں۔ جیسا کہ 300 سے 399 تک تین اور 400 سے 499 تک چار بکریاں ہوں گی۔

[صحیح بخاری عن انس [illegible]]

نوٹ : ''صدقہ میں بوڑھا یا عیب دار جانور یا سانڈھ نہ نکالا جائے۔ ہاں صدقہ لینے والا عامل چاہے تو جائز ہے اسی طرح اعلیٰ درجے کا قیمتی جانور بھی نہ لیا جائے۔'' [صحیح بخاری]

البتہ مالک اپنی خوشی سے دے تو جائز ہے [سنن ابو داؤد]

اگر کسی کے پاس ایک ہی عمر یا ایک ہی جنس یا ایک ہی درجے کے جانور ہوں تو زکاۃ بھی اسی قسم سے لی جائے گی مثلاً سبھی اعلیٰ یا ادنیٰ ہیں یا سبھی نر یا مادہ ہیں تو انہی میں سے زکاۃ لی جائے گی۔

## پالتو جانوروں کی زکاۃ:

اونٹ بکریوں، گائے اور بھینسوں کی پرورش اگر چارہ ڈال کر کی جاتی ہو تو ان میں زکاۃ نہیں ہے ان سے حاصل ہونے والی آمدنی اگر ساتھ ہی ساتھ خرچ ہوتی رہے تو اس پر بھی زکاۃ نہیں البتہ اگر (کچھ آمدنی) جمع ہو جائے تو دوسرے مال کی زکاۃ ادا کرتے وقت اس کے ساتھ اس میں سے بھی زکاۃ ادا کی جائے گی۔ اگر یہ جانور تجارت کے لئے رکھے گئے ہیں تو ہر سال ان کی قیمت کا اندازہ کر کے اڑھائی فیصد زکاۃ ادا کی جائے گی۔ مرغیوں اور دوسرے جانوروں کے فارموں کا بھی یہی حکم ہے۔

## گھوڑوں، گدھوں اور خچروں کی زکاۃ:

یہ جانور خواہ جنگل میں چرنے والے ہوں یا چارے پر پرورش پاتے ہوں اسی طرح خواہ سواری کے لئے ہوں یا افزائش نسل کے لئے، ان پر زکاۃ نہیں۔ البتہ اگر ان سے حاصل ہونے والی آمدنی آدمی کے مال میں جمع ہوتی رہی ہے تو سال کے آخر میں دوسرے مال کی زکاۃ ادا کرتے وقت اس کی زکاۃ بھی ادا کرے گا۔ اسی طرح اگر یہ جانور تجارت کے لئے ہیں تو دوسرے سامان تجارت کی طرح ان کی قیمت کا اندازہ کر کے اڑھائی فیصد زکاۃ ادا کرے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

احکام زکوٰۃ و عشر و صدقۃ الفطر

# مال تجارت
# نقدی اور سونے چاندی
# کی
# زکاۃ

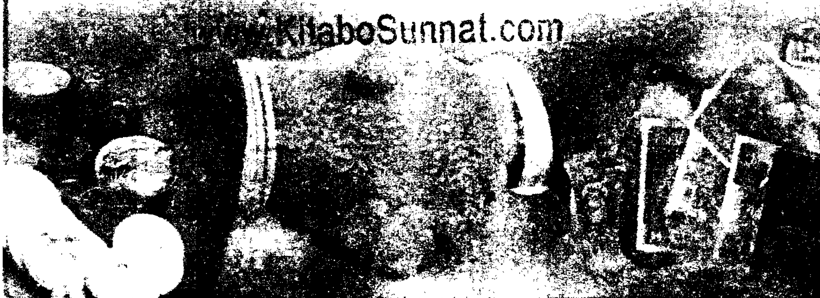


کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



مال کی دوسری قسم جس میں زکاۃ فرض ہے سونا اور چاندی ہے اس میں سونے اور چاندی کے زیور بھی شامل ہیں اور نقدی (روپیہ پیسہ) کا بھی یہی حکم ہے۔

## نقدی کی زکاۃ ادا نہ کرنے کی وعید:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ☆ يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ﴾

[سورہ توبہ ۹: ۳۵]

''اور جو لوگ سونا اور چاندی خزانہ کرکے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی بشارت دے دے۔ جس دن ان کے اس مال کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پشتوں کو داغ دیئے جائیں گے (اور کہا جائیگا) یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے خزانہ بنایا تھا تو اب چکھو جو تم خزانہ بناتے تھے۔''

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( من آتاه الله مالا فلم يؤد زكاته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا أقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة ثم يأخذ بلهزمتيه يعني شدقيه فيقول أنا مالك أنا كنزك ثم تلا

﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۞

[صحیح بخاری: کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ]

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکاۃ ادا نہ کی، قیامت کے دن اس کے لئے اس کے مال کو ایک (نہایت زہریلے) گنجے سانپ کی شکل دی جائے گی، جس کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے، وہ اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا، پھر وہ اس کے منہ کے دونوں کناروں (باچھوں) کو پکڑے گا اور کہے گا: ''میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔'' پھر یہ آیت پڑھی: ''جو لوگ اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے وہ اسے اپنے لئے اچھا ہرگز خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے، جلد ہی جس (مال) میں انہوں نے بخل کیا ہے وہ قیامت کے دن ان کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔''

## سونے چاندی کا نصاب اور زکاۃ کی مقدار:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ليس فيما دون خمس أواق من الورق صدقة))

[صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ]

''پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ نہیں ہے۔ (پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوتے ہیں)

((عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: فإذا كانت لك مائتا درهم، وحال عليها الحول ففيها خمسة دراهم، وليس عليك شيء، يعني في الذهب حتى يكون لك عشرون دينارا، فإذا كان لك عشرون دينارا وحال عليها الحول ففيها نصف دينار فما زاد فبحساب ذلك))

[سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ ... صححہ الالبانی]

''علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس دو سو درہم ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں پانچ درہم (زکاۃ) ہیں اور تم پر کچھ لازم نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



جب تک تمہارے پاس بیس دینار یعنی سونے میں سے نہ ہوں۔ جب تمہارے پاس بیس دینار ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں نصف دینار (زکاۃ) ہے پھر جو زیادہ ہو وہ اس کے حساب سے ہوگا۔"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سونے چاندی اور نقدی کی زکاۃ کے لئے دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ چاندی دوسو درہم 'اور سونا بیس دینار یا اس سے زیادہ ہو۔ دوسری یہ کہ اس پر سال گزر چکا ہو تب اس میں سے چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی فیصد زکاۃ فرض ہوگی۔

## موجودہ اوزان کے لحاظ سے چاندی اور سونے کا نصاب:

دوسو درہم کی مقدار کے متعلق پاک و ہند کے علماء میں مشہور یہی ہے کہ وہ ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہیں جو گراموں کے لحاظ سے تقریباً 611 گرام بنتے ہیں اور بیس دینار ساڑھے سات تولے سونے کے برابر ہیں جو سوا ستاسی 87.27 گرام بنتے ہیں لیکن تحقیق کے مطابق بیس دینار سونے اور دوسو درہم چاندی کا وزن مندرجہ بالا مقداروں سے کم بنتا ہے۔ چنانچہ شیخ ابوبکر الجزائری نے "الجمس فی زکاۃ العمس" صفحہ : 27 '28 میں اور ڈاکٹر عبداللہ بن محمد بن احمد العطار نے "الزکاۃ" میں بیس دینار کو ستر گرام سونے کے برابر اور دوسو درہم کو 460 گرام چاندی کے برابر قرار دیا ہے۔ ان حضرات نے ایک دینار کا وزن ساڑھے تین گرام سونا اور ایک درھم کا وزن 2.3 گرام چاندی قرار دیا ہے۔

مفتی عبدالرحمٰن الرحمانی نے بھی اپنے رسالہ "المیزان فی الاوزان" میں اسی کو درست قرار دیا ہے۔ یہ مقدار عام معروف مقدار ساڑھے باون تولے چاندی اور ساڑھے سات تولے سونے سے کافی کم ہے مگر تحقیق پر مبنی ہے اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے کہ سونا یا چاندی اس نصاب کو پہنچ جائیں تو زکاۃ ادا کی جائے۔

## اوزان کے متعلق مفتی عبدالرحمٰن الرحمانی صاحب کی تحقیق کا خلاصہ:

ابن خلدون فرماتے ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



"صدر اسلام اور عہد صحابہ و تابعین سے لے کر آج تک اس بات پر اجماع ہے کہ درہم شرعی وہ ہے جس کے دس درہم سات مثقال (دینار) سونے کے برابر ہوں اور اس کا ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ اس کے مطابق ایک درہم $\frac{7}{10}$ دینار کے برابر ہوگا۔ اور سونے کا ایک مثقال (دینار) بہتر (72) جَو کے دانوں کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے مطابق وہ درھم جو $\frac{7}{10}$ دینار کے برابر ہے۔ وہ $50\frac{2}{5}$ جَو کے دانوں کے برابر ہوگا اور یہ تمام اندازے اجماع سے ثابت ہیں۔"

[مقدمہ ابن خلدون: ۱/ ۲۱۹]

شربینی نے مغنی میں فرمایا:

"مثقال میں جاہلیہ اور اسلام میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی، وہ 72 دانے درمیانے جَو کے برابر ہے جن کا چھلکا اترا ہوا نہ ہو اور دونوں طرفوں سے لمبا باریک حصہ کاٹ دیا گیا ہو۔ درہم اسلامی وہ ہے جس کے دس درہم سات مثقال کے برابر ہوں...... آگے چل کر لکھا ہے: اور درہم $50\frac{2}{5}$ جَو کے دانے کے برابر ہے۔

[مغنی المحتاج: ۱/ ۳۸۹]

اور دیکھئے: نیل الاوطار: ۴/ ۱۴۸ وص ۲۱۰، والسیل الجرار: ۲/ ۲۳، والمنتقی شرح الموطا: ۲/ ۱۸۶، وسبل السلام: ۲/ ۲۵۷، والعدۃ شرح العمدۃ لابن قدامۃ ص: ۱۰۵، ورد المحتار ۲/ ۳۹، والمحلی: ص: ۱۲۸۸)

ابن حزم نے اپنے تجربے کے مطابق دینار کو $82\frac{3}{10}$ معتدل جَو کے دانے کے برابر اور درہم کو 57 61 (ستاون اعشاریہ اٹھ) جَو کے برابر لکھا ہے۔

[دیکھئے المحلی: ۵/ ۲۶۵]

صاحب قاموس نے لفظ (المکوک) کی تشریح میں درہم کو 48 حبہ (دانے) کے برابر لکھا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اکثر محدثین و فقہاء کے مطابق دینار 72 دانے جو اور درہم $50\frac{2}{5}$ دانے جَو کے برابر ہے۔ صاحب قاموس کے مطابق درہم اڑتالیس جَو کے برابر ہے۔ پچاس اور اڑتالیس کا فرق معمولی ہے جو دانوں کے اختلاف کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔ اس تحقیق کے مطابق 72 دانے جو تولے جائیں تو ساڑھے تین گرام کے برابر ہوتے ہیں لہٰذا ایک دینار ساڑھے تین گرام اور بیس دینار ستر گرام سونے کے برابر ہوں گے اگر کسی شخص کے پاس ستر گرام سونا ہے تو اس پر زکاۃ فرض ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



اس طرح $50\frac{2}{5}$ جَو کے دانے تولے جائیں تو 2.3 (دو اعشاریہ تین) گرام کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ ایک درہم کا وزن ہے، لہٰذا دو سو درہم 460 گرام چاندی کے برابر ہوں گے اور یہی چاندی کا نصاب ہے۔

## نقدی کا نصاب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بیس دینار اور دو سو درہم کی قیمت تقریباً برابر تھی۔ موجودہ دور میں 460 گرام چاندی کی قیمت 70 گرام سونے کی قیمت سے بہت ہی کم ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس دور میں زکاۃ فرض ہونے کے لئے 460 گرام چاندی کی قیمت نصاب ہوگی یا 70 گرام سونے کی؟......اس کا جواب یہ ہے کہ فقراء کے لئے زیادہ مفید یہی ہے کہ چاندی کی قیمت کو نصاب بنایا جائے اور احتیاط بھی اسی میں ہے لیکن اگر کوئی شخص سونے کی قیمت کو نصاب بنا کر اس سے کم نقدی ہونے کی صورت میں زکاۃ ادا نہ کرے تو اسے گناہ گار نہیں کہا جا سکتا۔

مسئلہ 1: اگر کسی کے پاس چاندی بھی ہو اور سونا بھی مگر چاندی دو سو درہم سے کم ہو اور سونا بیس دینار سے کم ہو تو نہ سونے پر زکاۃ ہوگی نہ چاندی پر۔ دونوں کی قیمت جمع کر کے نصاب نہیں بنایا جائے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا الگ الگ نصاب مقرر فرمایا ہے۔

البتہ اس کے پاس اگر کچھ نقدی بھی ہو اور سونا اور چاندی بھی تو سونے یا چاندی میں سے جس کے ساتھ روپے ملانے سے نصاب پورا ہوتا ہو اس میں سے زکاۃ دی جائے گی۔

مسئلہ 2: اگر بیوی کا مال الگ ہے تو نصاب کو پہنچنے پر اسے اپنے مال کی زکاۃ خود ادا کرنا ہوگی۔

## دوران سال حاصل ہونے والے مال کی زکاۃ:

جب کسی شخص کے پاس نصاب کے برابر مویشی یا سونا چاندی یا نقدی ہو پھر سال کے دوران اسے مزید مال حاصل ہو جائے تو کیا اس کی زکاۃ پہلے مال کے ساتھ دی جائے گی یا ان کیلئے الگ سال کا حساب ہوگا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہ مال پہلے مال کے نتیجے میں ملا ہے مثلاً پہلے جانوروں کے بچے دینے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



کی وجہ سے مال بڑھ گیا یا پہلے مال کے نفع میں مزید مال مل گیا تو اس کی زکاۃ پہلے مال کے ساتھ ہی دی جائے گی کیونکہ یہ پہلا مال ہی ہے جو بڑھ گیا ہے اور اگر وہ کسی الگ ذریعے سے حاصل ہوا ہے مثلاً وراثت یا ہبہ میں کچھ مال مل گیا یا دوران سال مزدوری سے حاصل ہوا تو اس پر زکاۃ اس وقت فرض ہوگی جب اس پر سال گزر جائے گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

((مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ))

[سنن ترمذی و صححه الالبانی، کتاب الزکاۃ]

''جس شخص کو کوئی نیا مال ملے تو جب تک اس پر سال نہ گزرے اس پر زکاۃ نہیں''

ہاں اپنی سہولت اور زیادہ ثواب کے لئے پہلے مال کے ساتھ ملا کر زکاۃ دے دے تو جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔

# مال تجارت میں زکاۃ کی فرضیت

مال کی تیسری قسم جس میں زکاۃ فرض ہے تجارت کا مال ہے خواہ کسی بھی قسم کا ہو جب اس پر سال گزر جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ ﴾ [البقرہ ۲ : ۲٦۷]

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ان پاکیزہ چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم نے کمائی ہیں''

حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

چند افراد کے سوا ائمہ اربعہ اور دیگر تمام ائمہ محدثینؒ اس بات پر متفق ہیں کہ تجارت کے سامان میں زکاۃ واجب ہے خواہ تاجر مقیم ہوں یا مسافر، ارزانی (جب مال کی قیمت گری ہوئی ہو) کے وقت سامان خرید کر گرانی (ریٹ بڑھنے) کا انتظار کرنے والے تاجر ہوں یا عام دکاندار جو ہر وقت اور ہر نرخ پر خرید و فروخت میں مصروف رہتے ہیں۔ تجارت کا مال نئے یا پرانے کپڑے ہوں یا کھانے پینے کا سامان، ہر قسم کا غلہ، پھل، فروٹ، سبزی، گوشت وغیرہ، مٹی، چینی، دھات وغیرہ کے برتن ہوں یا جاندار چیزیں، غلام، گھوڑے، خچر اور گدھے وغیرہ، گھر میں پلنے والی بکریاں ہوں یا جنگل میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


چرنے والے ریوڑ' غرض تجارت کے ہر قسم کے مال میں زکاۃ فرض ہے۔

[ " القواعد النورانیة الفقهیه لابن تیمیه " ص : ۹۰ منقول از مقالہ زکاۃ حافظ محمد اسحاق صاحب حسینوی ]

## مال تجارت سے زکاۃ ادا کرنے کا طریقہ:

سال گزرنے پر جب زکاۃ ادا کرنی ہو تو آدمی کو چاہئے کہ وہ نقدی جو اس کے پاس موجود ہے اور وہ سامان تجارت جو اس کی دکان یا کارخانے یا گودام وغیرہ میں فروخت کیلئے یا خام مال کی صورت میں موجود ہے' اس کی قیمت کا اندازہ کر کے جمع کر لے۔ اس کے ساتھ وہ قرض بھی جو اس نے کسی سے لینا ہے اور آسانی سے اس کے ملنے کی امید ہے۔ جمع کر لے پھر اگر کسی کا قرض ادا کرنا ہے تو وہ اس رقم میں سے نکال دے۔ باقی جو کچھ بچے اس میں سے اڑھائی فیصد کے حساب سے زکاۃ ادا کر دے۔

**مسئلہ 1:** جس قرض کے واپس ملنے کی امید نہ ہو اس میں ہر سال زکاۃ نہیں ہے کیونکہ وہ اس کے پاس موجود مال کے حکم میں نہیں ہے' جب وہ واپس ملے تو اس میں سے ایک سال کی زکاۃ ادا کر دے۔

**مسئلہ 2:** دکان یا کارخانے کی عمارت' مشینری' فرنیچر اور الماریاں وغیرہ جن کی خرید و فروخت نہیں کی جاتی ان پر زکاۃ نہیں ہے۔ اسی طرح گاڑیوں یا کرایہ پر چلنے والی دوسری چیزوں کی قیمت پر زکاۃ نہیں ہے البتہ زکاۃ ادا کرتے وقت دوسرے مال کے ساتھ ان سے حاصل ہونے والے مال کی بھی زکاۃ ادا کی جائے گی۔

ہاں دکان' مکان' گاڑی' مشینری یا کوئی بھی چیز جو تجارت کے لئے ہو' اس کی قیمت کا اندازہ کر کے ہر سال زکاۃ ادا کرنا ہوگی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

احکام
زکوٰۃ و عشر
اور صدقہ فطر

# زمین کی پیداوار

کی

# زکاۃ

(عشر)

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



## عشر کے متعلقہ چند ایک آیات واحادیث:

چوتھی چیز جس میں سے اللہ کا حق نکالنا فرض ہے وہ زمین کی پیداوار ہے۔اس کے متعلق چند آیات واحادیث درج کی جاتی ہیں' بعد میں ان سے حاصل ہونے والے مسائل ملاحظہ فرمائیں:

﴿یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا کَسَبْتُمْ وَ مِمَّا اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ﴾ [البقرۃ ۲: ۲۶۷]

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿وَ ھُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُکُلُہٗ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِھًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِہٍ کُلُوْا مِنْ ثَمَرِہٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ﴾ [سورۃ الانعام ۶: ۱۴۱]

''اور وہی ہے جس نے باغات پیدا کئے جو چھتوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور جو چھتوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجوروں کے درخت اور کھیتی جس کا پھل کئی قسم کا ہے۔اور زیتون اور انار ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور ایک دوسرے سے نہ ملنے والے' کھاؤ ان کے پھلوں سے جب وہ پھل دیں اور ان کا حق ادا کرو ان کی کٹائی کے دن۔''

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( فِیْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَ الْعُیُوْنُ اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَ مَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



العشر)) [صحیح بخاری: کتاب الزکاۃ: ۱۴۸۳]

''جو فصل بارش یا چشموں سے سیراب ہو یا ایسے درخت ہوں جو اپنی جڑوں سے پانی چوس کر نشوونما پا رہے ہوں ان میں دسواں حصہ ہے اور جسے پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اس میں دسویں حصے کا نصف یعنی بیسواں حصہ ہے۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لیس فیما اقل من خمسة اوسق صدقة))۔

[صحیح بخاری: کتاب الزکاۃ، رقم الحدیث: ۱۴۸۴]

''زمین کی پانچ وسق سے کم پیداوار میں صدقہ نہیں ہے۔''

(ان آیات واحادیث سے ثابت ہونے والے چند مسائل)

## ہر قسم کے پھل اور جنس پر زکاۃ واجب ہے:

زمین سے پیدا ہونے والے ہر پھل اور کھیتی میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ضروری ہے۔ خواہ وہ بیل دار درخت ہوں جن کی بیلیں چھتوں پر چڑھائی جاتی ہیں مثلاً انگور، توری وغیرہ یا ایسے بیل دار ہوں جن کی بیلیں زمین پر پھیلتی ہیں مثلاً خربوزہ، تربوز، کدو وغیرہ یا ایسے چھتدار درخت ہوں جو تنے پر قائم ہیں مثلاً کھجور، زیتون اور انار وغیرہ یا کوئی بھی کھیتی ہو۔ زمین سے پیدا ہونے والے ہر پھل اور کھیتی میں سے اللہ کا حق ادا کرنا فرض ہے اور مال میں اللہ کا سب سے بڑا حق زکاۃ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بھی بارش، چشموں اور نہروں سے سیراب ہونے والی ہر فصل میں عشر اور پانی کھینچ کر سیراب کی جانے والی ہر فصل میں نصف عشر ہے۔ اس سے کوئی فصل مستثنیٰ نہیں ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ سبزیوں میں اور ان چیزوں میں زکاۃ نہیں جن کا ذخیرہ نہ ہو سکتا ہو۔ مثلاً ٹماٹر، مولی وغیرہ اور دلیل کے طور پر ترمذی کی روایت ((لیس فی الخضروات صدقة)) ''سبزیوں میں صدقہ نہیں ہے۔'' پیش فرماتے ہیں اور خضراوات میں سبزیاں، ناشپاتی، ککڑی، آڑو، انار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



وغیرہ شامل کرتے ہیں۔

مگر یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، امام ترمذی اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں اس حدیث کی سند صحیح نہیں اور اس مطلب کی کوئی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ [سنن ترمذی: باب ما جاء فی زکاۃ الخضروات]

قرآن مجید میں ہر قسم کے باغوں اور کھیتوں کا ذکر فرما کر اور زیتون اور انار کا نام لے کر اللہ کا حق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے حالانکہ انار کا ذخیرہ نہیں کیا جاتا۔ اور زکاۃ سے بڑھ کر اللہ کا حق کیا ہو سکتا ہے۔

مولانا حافظ محمد اسحاق شیخ الحدیث مدرسہ غزنویہ لاہور لکھتے ہیں:

بعض لوگوں نے چار چیزوں گندم، جو، کھجور اور منقی سے عشر بتایا ہے اور دلیل میں وہ احادیث نقل کی ہیں جن میں ان ہی چار چیزوں کے نام آتے ہیں مگر وہ احادیث مرسل منقطع یا انتہائی کمزور ہونے کی وجہ سے ناقابل اعتبار ہیں، ائمہ حدیث نے انہیں قبول نہیں کیا۔ اس لئے ان لوگوں کا یہ مسلک صحیح نہیں قرآن وحدیث کے عموم کی ان ضعیف حدیثوں سے تخصیص نہیں ہو سکتی۔

اس کے برعکس امام داود ظاہری فرماتے ہیں کہ زمین سے پیدا ہونے والی ہر چیز سے (جو آمدنی کا ذریعہ ہو) زکاۃ واجب ہے لیکن جس چیز میں ناپ تول جاری ہوتا ہو اس میں وجوب عشر کے لئے نصاب شرط ہے اور جو چیزیں ناپ تول میں نہیں آتیں ان میں قلیل و کثیر میں عشر واجب ہے۔ غرباء کی ضروریات اور امراء کے تزکیہ نفس و مال کے پیش نظر تو یہ مذہب صحیح اور احوط معلوم ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی "وهذا المذهب هو الصحيح" کہہ کر اس مذہب کی ترجیح پر ایک گونہ اطمینان کا اظہار فرمایا ہے اور حال کے بعض ممتاز علماء نے بھی اسی کو راجح قرار دیا ہے۔ چنانچہ مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی اپنی تصنیف مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح (40/3) میں فرماتے ہیں:

"وأرجح هذه الأقوال وأقواها عندي قول داود الظاهري"

"میرے نزدیک ان اقوال میں سے داود ظاہری کا قول زیادہ قوی اور راجح ہے۔"

ایسے ہی (مولانا عطاء اللہ حنیف) مؤلف التعلیقات السلفیہ علی سنن النسائی (281/1) کا بھی اسی طرف رجحان ہے۔ حافظ اسحاق صاحب کا کلام ختم ہوا۔ فتاویٰ علمائے حدیث (56/7)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



میں ( عبدالسلام ) کہتا ہوں فتاویٰ علمائے حدیث (122/7) میں مولانا شرف الدین محدث نے قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ ہر قسم کے غلے، پھل اور سبزی میں صدقہ ضروری قرار دیا ہے، اس مسئلہ میں انکی تحریر قابل دید ہے۔

فقہ الزکاۃ کے مصنف ڈاکٹر یوسف القرضاوی کا موقف بھی یہی ہے۔

[ فقہ الزکاۃ : ۱ / ۳۵۵ ]

مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

'' ابوحنیفہ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ ہر اس چیز میں سے زکاۃ واجب ہے جس سے مقصود زمین کی آمدنی حاصل کرنا ہو خواہ وہ غلہ ہو یا پھل ہوں یا فواکہ یا سبزیاں یا اس کے علاوہ ہو جبکہ مقصد زمین سے آمدنی لینا ہو۔ عمر بن عبدالعزیز، ابو بردہ بن ابی موسیٰ، حماد اور نخعی سے بھی یہی مروی ہے، داود ظاہری کا قول بھی یہی ہے اور ابن العربی ( مالکی ) نے بھی اسی کو قوی قرار دیا ہے، فخر رازی کا میلان بھی اسی طرف ہے۔

اور ہمارے شیخ المشائخ علامہ ( عبداللہ ) غازی پوری کا مختار قول بھی یہی ہے۔''

[ترجمہ مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح کتاب الزکاۃ شرح حدیث:1828]

اس کے بعد مولانا رحمانی رحمہ اللہ نے اس قول کے دلائل بیان فرمائے ہیں اور اس سے پہلے حدیث 1809 کی شرح میں اسی قول کو اپنے نزدیک سب سے راجح قرار دیا ہے۔

## نصاب : کتنا غلہ ہو تو عشر ادا کرنا ضروری ہے:

مدینہ میں غلہ وغیرہ کو تولنے کا رواج نہیں تھا بلکہ صاع ( ٹوپہ ) کے ساتھ ماپنے کا رواج تھا اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاب یعنی وہ کم از کم مقدار جس پر صدقہ فرض ہوتا ہے ماپ کے حساب سے ہی مقرر فرمایا۔ چنانچہ فرمایا : ''کہ پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں ہے۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے، پانچ وسق تین سو صاع ہوئے۔ موجودہ اوزان کے لحاظ سے اس کی مقدار کیا ہے؟ اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



یہ بات تو ظاہر ہے کہ صاع (ٹوپہ) میں کوئی جنس بھاری ہوگی تو زیادہ آئے گی مثلاً گندم اور ہلکی ہوگی تو کم آئے گی مثلاً جو' اس لئے وزن کے لحاظ سے یہ مقدار اندازاً ہی ہوسکتی ہے۔

یہ بات معروف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع کا وزن پانچ رطل اور ایک رطل کا تیسرا حصہ ہے۔ برصغیر کے عام علماء صاع کا وزن دو سیر گیارہ چھٹانک اور پانچ وسق کا وزن بیس من بیان فرماتے ہیں۔ چالیس کلو فی من کے لحاظ سے یہ مقدار 18 من تیس کلو تقریباً ہوگی اور صاع اڑھائی کلو ہوگا۔

ہمارے استاذ حافظ محمد صاحب گوندلوی رحمہ اللہ صاع کا وزن سوا دو سیر اور پانچ وسق کا وزن سولہ من پینتیس سیر بیان فرماتے تھے' تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔ اس کے مطابق کلو کے لحاظ سے صاع کا وزن دو کلو ایک سو گرام ہوگا اور نصاب چھ سو تیس کلو بنتا ہے یعنی پندرہ من تیس کلو۔

فقہ الزکاۃ کے مصنف ڈاکٹر محمد یوسف القرضاوی کی تحقیق یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع جو $5\frac{1}{3}$ رطل کے برابر تھا' کلو گرام کے لحاظ سے اس کا وزن دو کلو اور ایک سو چھہتر گرام بنتا ہے۔ اس کے مطابق گندم میں سے پانچ وسق کا وزن 653 کلو ہوگا یعنی 16 من تیرہ کلو گرام۔ مشہور سعودی عالم شیخ محمد بن صالح بن عثیمین نے اپنی کتاب مجالس شہر رمضان میں پانچ وسق کا وزن عمدہ گندم کے لحاظ سے 612 کلو بیان فرمایا ہے۔ جو پندرہ من بارہ کلو بنتا ہے۔

صاع کی مقدار معلوم کرنے کا ایک سادہ سا طریقہ لغت عرب کی مستند لغات قاموس وغیرہ میں موجود ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک صاع میں چار ''مُد'' ہوتے ہیں' ایک درمیانے قد اور جسم کے آدمی کی دونوں کفیں ملا کر بھر جائیں تو یہ ایک مد ہوتا ہے۔ چار دفعہ اس کے برابر ہو تو ایک صاع ہوگا۔

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ اور سعودی عرب کے دوسرے بڑے بڑے مفتیان نے اپنے فتاویٰ میں یہی طریقہ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ کہ صدقہ فطر ادا کرنا ہو تو دونوں ہتھیلیاں ملا کر چار دفعہ بھر کر غلہ دے دیں۔

مفتی عبدالرحمان الرحمانی قاضی شرعی عدالت مرکز الدعوۃ والارشاد اپنے رسالہ ''تحقیق فی الاوزان'' میں فرماتے ہیں کہ میں نے خود اپنے کئی معتبر ساتھیوں کے ساتھ مل کر تجربہ کیا تو ایک مد میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



زیادہ سے زیادہ پانچ سو گرام گندم آ سکی ' چنانچہ ایک صاع دو کلو کے برابر ہوگا۔

عبد السلام بن محمد کہتا ہے کہ میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے ایک مد میں نصف کلو کے قریب ہی گندم آتی ہے۔ اس لحاظ سے پانچ وسق (300 صاع) چھ سو کلو گندم یعنی پندرہ من کے برابر ہوں گے۔ جو شخص مزید اطمینان چاہے وہ خود دونوں ہاتھوں سے ماپ کر تجربہ کر سکتا ہے۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین کا قول چھ سو بارہ کلو بھی اس کے بالکل قریب ہے۔ ان کے تجربہ کے مطابق ایک صاع دو کلو چالیس گرام کے برابر ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ احتیاط اسی میں ہے کہ کوئی بھی جنس اگر چھ سو کلو گرام (چالیس کلو فی من کے لحاظ سے 15 من) کو پہنچ جائے تو اس میں سے عشر ادا کرنا ہوگا۔

## زمین کی پیداوار میں سے کتنی زکاۃ ادا کی جائے؟

ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث اوپر گزر چکی ہے کہ جو فصل بارش یا چشموں سے سیراب ہو یا ایسے درخت ہوں جو اپنی جڑوں سے پانی چوس کر نشوونما پا رہے ہوں ان میں دسواں حصہ ہے اور جسے پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اس میں دسویں حصے کا نصف یعنی بیسواں حصہ ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((فيما سقت الأنهار والغيم العشور وفيما سقي بالسانية نصف العشر))

(صحيح [illegible])

''جس کو نہروں نے اور بارش نے سیراب کیا تو اس میں دسواں حصہ ہے اور جو اونٹ کے ساتھ کھینچ کر سیراب کی جائے بیسواں حصہ ہے''

(صحيح مسلم [illegible])

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بارانی زمین، چشمے یا نہروں سے سیراب ہونے والی زمین کی فصل سے اور اپنی جڑوں سے خود بخود پانی حاصل کرنے والے درختوں کی آمدنی سے دسواں یعنی 1/10 حصہ (دس فیصد) صدقہ نکالنا فرض ہے اور جانوروں یا مشینوں کے ذریعے پانی کھینچ کر سیراب کی جانے والی زمین میں اس سے نصف یعنی 1/20 حصہ (پانچ فیصد) نکالنا ضروری ہے۔ جب وہ نصاب کو پہنچ جائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



## موجودہ سرکاری نہروں سے سیراب ہونے والی زمینوں کا عشر:

یہ بات تو ظاہر ہے کہ چشمے یا دریا سے پانی لانے کے لئے نہر یا نالے بنانے پر خرچ بھی ہوتا ہے اور مشقت بھی، لیکن یہ مشقت چونکہ ایک ہی دفعہ کرنی پڑتی ہے اس کے بعد اس کی دیکھ بھال پر نسبتاً معمولی خرچ اور معمولی مشقت ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں زیادہ صدقہ مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی دس من میں سے ایک من۔ اس کے برعکس جانوروں کے ذریعے یا ٹیوب ویل کے ذریعے جب بھی فصل سیراب کی جائے مشقت بھی ہوتی ہے اور خرچہ بھی۔ اس مشقت اور خرچہ کا اعتبار کرتے ہوئے کم صدقہ مقرر کیا گیا ہے یعنی بیس من میں سے ایک من۔

موجودہ نہروں کے متعلق اہل علم میں اختلاف ہے۔ ایک موقف یہ ہے کہ حکومت اگر سرکاری نہروں کے بنانے اور بعد میں دیکھ بھال کا خرچہ ہی لیتی تو اس میں دسواں حصہ ہی فرض ہوتا مگر حکومت کے یہ اخراجات عرصہ دراز ہوا پورے ہو چکے، اب وہ باقاعدہ پانی فروخت کرتی ہے، اس لئے اس پانی کا حکم وہی ہوگا جو ٹیوب ویل یا کنویں کے پانی کا ہے کیونکہ زمیندار دونوں پانی خرید کر لگاتا ہے قیمت کے کم یا زیادہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا، اس لئے موجودہ نہروں کے پانی سے سیراب ہونے والی زمین میں سے بھی بیس من میں سے ایک من نکالنا ہوگا۔ قریب کے دور کے علماء میں سے حافظ عبد اللہ روپڑی اور مولانا داود غزنویؒ کا یہی موقف ہے۔ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کے شیخ الحدیث حافظ عبد المنان نورپوری بھی یہی فرماتے ہیں۔

دوسرا موقف یہ ہے کہ حدیث کے الفاظ "جو فصل بارش یا چشموں یا نہروں سے سیراب ہو اس میں عشر ہے۔" کا تقاضا یہی ہے کہ پاک و ہند کی نہروں سے سیراب ہونے والی زمینوں میں عشر (دسواں حصہ) ہو کیونکہ یہ نہریں دریاؤں اور چشموں سے نکل کر آتی ہیں، ان میں کہیں بھی کنوئیں یا ٹیوب ویل یا جھلار کی طرح پانی کھینچنا نہیں پڑتا اور یہ معلوم ہے کہ چشموں اور دریاؤں کے پانی سے سیراب کرنے کی صورت یہی ہے کہ ان چشموں اور دریاؤں سے نالے وغیرہ کھود کر زرعی زمین تک لائے جائیں۔ اگر نالے وغیرہ خود کھودیں تب بھی مشقت کرنا پڑے گی اور مزدوروں سے کھدوائیں تو اس صورت میں بھی کھدوائی دینا پڑے گی۔ مگر شریعت نے اس میں عشر ہی مقرر فرمایا ہے۔ خواہ وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



نالے قریب سے آئیں یا دور سے۔ سرکاری نہروں پر جو آبیانہ لیا جاتا ہے وہ کنویں یا ٹیوب ویل یا جھلار پر اٹھنے والے اخراجات اور مشقت کے مقابلے میں بالکل معمولی ہے۔ اور سرکاری نہروں کی ایک دفعہ کھدائی کے اخراجات کے بعد ان کی حفاظت اور مرمت وغیرہ پر مسلسل اخراجات ہوتے ہیں۔ اس پانی کو گھڑے کے پانی کی طرح خریدا ہوا پانی تصور نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ یہ نہریں اجتماعی طور پر پوری قوم کی ملکیت ہیں اور عوام کی سہولت کے لئے حکومت آب پاشی کے نظام کا اہتمام کرتی ہے۔ اگر زمیندار ان نہروں کا خود اہتمام کریں تو انہیں بھی وہ نہریں اور نالے قائم اور درست رکھنے کیلئے ہر سال مشقت اور خرچ کرنا پڑے گا۔ اس لئے سرکاری نہروں سے پکنے والی فصل پر (عشر) دس من میں سے ایک من ہی دینا پڑے گا۔ یہ موقف مولانا حافظ عبداللہ غازیپوری رحمہ اللہ کا ہے۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز اور ان کے والد مرحوم حافظ احمد اللہ صاحب کا فتویٰ او رعمل بھی یہی ہے۔ مرکز الدعوۃ والارشاد کے قاضی شرعی مفتی عبدالرحمان الرحمانی نے اپنے رسالہ "مسائل عشر پر تحقیقی نظر" میں یہی لکھا ہے' احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے اور مجھے بھی یہی درست معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

**سوال** : فصل پر اٹھنے والے اخراجات مثلاً کھاد' بجلی کے بل' سپرے' ہل' گہائی' مزدوری وغیرہ نکال کر عشر دیا جائے گا یا کل پیداوار سے ادا کیا جائے گا؟

**جواب** : اللہ تعالیٰ نے زمین سے حاصل ہونے والی پیداوار سے اپنا حق نکالنے کا حکم دیا ہے :

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ﴾ [البقرہ ۲ : ۲٦۷]

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خرچ کرو پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی یقیناً فصل کاشت کرنے' اس کی نگہداشت اور کٹائی' گہائی' وغیرہ پر مشقت اور پیسہ خرچ ہوتا تھا۔ مگر آپ ﷺ نے ان اخراجات کو وضع کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ہاں پانی کی مشقت کا خیال رکھا ہے اور اس کے لئے بھی ایک جامع حکم دیا ہے کہ اگر پانی بارش' چشموں یا نہروں کا ہے تو دس من میں سے ایک من اور اگر کنویں یا ٹیوب ویل یا جھلار وغیرہ سے کھینچ کر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com


لایا گیا ہے۔تو بیس من میں سے ایک من ہے۔کل فصل میں سے پانی کے اخراجات نکال کر باقی میں سے عشر کی اجازت نہیں دی۔

یہ درست ہے کہ آج کل کھاد اور سپرے وغیرہ کے اخراجات بہت زیادہ ہیں مگر اللہ کے فضل سے اسی نسبت سے آمدنی بھی زیادہ ہوتی ہے۔اس لئے حاصل ہونے والی کل جنس سے عشر ادا کیا جائے گا۔

**سوال** : حصے پر لی ہوئی زمین کی آمدنی کے عشر کا کیا طریقہ ہے؟

**جواب** : جو زمین حصے پر لی جائے اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کا عشر مالک اور مزارع دونوں اپنے اپنے حصے میں سے ادا کریں گے بشرطیکہ ان کا حصہ نصاب کو پہنچ جائے۔

**سوال** : ٹھیکے والی زمین میں عشر زمین کا مالک ادا کرے گا یا کاشت کرنے والا؟

**جواب** : ٹھیکے والی زمین سے حاصل ہونے والی فصل کا مالک چونکہ کاشت کار ہے اس لئے اس کا عشر کاشت کار کو ہی دینا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَ مِمَّا اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ.﴾

"اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں اور ہم نے زمین میں سے تمہارے لئے جو کچھ نکالا ہے اس میں سے خرچ کرو۔"

رہا زمین کا مالک جس نے زمین کرائے (ٹھیکے) پر دی ہے اسے جو رقم ملے اگر اس کے پاس پہلے اتنی رقم ہے جو زکاۃ کے نصاب کو پہنچتی ہے تو ٹھیکے کی رقم کو بھی اس کے ساتھ شامل کر لے جب پہلے مال کی زکاۃ کا وقت آئے تو جتنا مال موجود ہو اس میں سے اڑھائی فیصد کے حساب سے زکاۃ ادا کرے۔ اور اگر اس سے پہلے وہ نصاب کا مالک نہیں اور ٹھیکے میں اتنی رقم ملی ہے جو نصاب کو پہنچتی ہے تو اس پر سال گزرنے کی صورت میں زکاۃ ادا کرے گا اگر پہلے ہی خرچ ہو جائے تو اس کے ذمے کچھ نہیں۔

**سوال** : کاشتکار ٹھیکے پر لی ہوئی زمین کی آمدنی کا عشر ٹھیکہ ادا کرنے کے بعد باقی ماندہ جنس میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



سے ادا کرے گا یا کل آمدنی میں سے؟

**جواب** : (( وَ مِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ )) کے حکم کے مطابق ٹھیکے کی رقم وضع کئے بغیر زمین سے نکلنے والی ساری آمدنی میں سے عشر ادا کرے گا۔

**سوال** : اگر کاشتکار نے قرض لے کر ٹھیکہ ادا کیا ہو یا ابھی اس کے ذمے ہو اور زمین سے جتنی فصل حاصل ہوئی ہے سب ٹھیکے میں جا رہی ہو تو اسے عشر ادا کرنا پڑے گا یا نہیں؟

**جواب** : اگر زمین کی آمدنی کے علاوہ اس کے پاس اتنا مال موجود ہے جس میں سے وہ ٹھیکہ یا ٹھیکے کے لئے لیا ہوا قرض ادا کر سکتا ہے تو اسے زمین سے حاصل ہونے والی ساری آمدنی کا عشر ادا کرنا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین سے نکلنے والی ساری آمدنی میں سے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اگر اس کے پاس زمین سے حاصل ہونے والی آمدنی کے علاوہ کسی قسم کا کوئی مال نہیں جس سے وہ ٹھیکہ ادا کر سکے تو اس پر عشر فرض نہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَاءِ هِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِهِمْ ))

[ صحیح بخاری : ۴۳۴۷ ]

''اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر صدقہ فرض فرمایا ہے۔ جو ان کے اغنیاء سے لیا جائے گا اور ان کے فقراء پر لوٹایا جائے گا۔''

معلوم ہوا صدقہ اغنیاء پر فرض ہے جس شخص کا سارا مال قرض میں جا رہا ہو وہ غنی نہیں بلکہ فقیر ہے اور فقیر پر صدقہ فرض نہیں ہے۔

﴿ وَلَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾ [ بقرہ ۲ : ۲۸۶ ]

''اور اللہ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔''

**سوال** : سرکاری مالیہ، لگان، آبیانہ اور دوسرے ٹیکس نکال کر باقی ماندہ میں سے عشر ادا کرے گا یا ان کے نکالنے سے پہلے کل آمدنی میں سے عشر ادا کرے؟

**جواب** : آبیانہ نکالنے کی اجازت تو ہرگز نہیں کیونکہ حکومت وہ نہروں، نالوں کے اخراجات کے طور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



پر لیتی ہے اگر زمیندار خود انتظام کرتا تو اسے بھی یہ اخراجات کرنے پڑتے دوسرے ٹیکس حکومت کا ظلم ہے۔ مگر عشر کل آمدنی میں سے ہی ادا کرنا پڑے گا کیونکہ ﴿ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ﴾ کے حکم کے تحت عشر زمین سے حاصل ہونے والی کل فصل پر ہوتا ہے۔ اگر وہ نصاب کو پہنچ جائے تو سب سے پہلے تمام آمدنی میں سے اللہ تعالیٰ کا حق یعنی عشر ادا کیا جائے۔ باقی ٹیکس وغیرہ بعد میں ادا کئے جائیں۔ کیونکہ یہ ٹیکس زمین پر ہیں اور عشر آمدنی پر ہے۔

خلفاء رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں جو زمینیں فتح ہوئیں اور کفار کے قبضے میں رہنے دی گئیں ان پر خراج لیا جاتا تھا۔ اب اگر وہ زمین کوئی مسلمان خریدے یا وہ کافر مسلمان ہو جائے تو زمین خراجی ہونے کی وجہ سے زمین کا خراج بھی دینا پڑے گا اور آمدنی میں سے عشر بھی دینا پڑے گا۔

ائمہ ثلاثہ کا یہی فتویٰ ہے۔ فتاوے علمائے حدیث میں مولانا عبید اللہ مبارکپوری، مولانا عبد الرحمان مبارکپوری اور بہت سے علماء کا یہی فتویٰ نقل کیا گیا ہے۔

## عشر ادا کرنے کا طریقہ:

زکاۃ اور عشر میں اصل یہی ہے کہ حکومت اسلامیہ اسے جمع کرنے اور تقسیم کرنے کا اہتمام کرے اگر حکومت کفار کی ہو یا ایسے مسلمانوں کی ہو جو زکاۃ جمع کرنے کا اہتمام نہ کرتے ہوں تو مسلمانوں کو جس قدر ہو سکے اجتماعیت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ پھر اسلامی حکومت یا مسلمانوں کے نظام زکاۃ کا اہتمام کرنے والے ادارے جن زرعی جنسوں کا عشر لینے کا اہتمام کریں وہ انہیں ادا کرنا چاہیے۔ اور جن جنسوں کا عشر لینے کا کسی وجہ سے اہتمام نہ کریں مثلاً ان کے پاس انکے سنبھالنے کا انتظام نہ ہو سکتا ہو جیسے سبزیاں اور تازہ پھل وغیرہ تو ان کا عشر کاشتکار کو خود ادا کرنا چاہیے۔ چاہے تو ان پھلوں اور سبزیوں کا دسواں یا بیسواں حصہ مستحقین میں تقسیم کر دے بشرطیکہ وہ ضائع نہ ہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے اور اگر چاہے تو ان کو فروخت کر کے قیمت کا دسواں یا بیسواں حصہ مستحقین کو دے دے۔

## زکاۃ و عشر کن لوگوں پر خرچ کیے جائیں؟

قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے صدقات خرچ کرنے کی آٹھ جگہیں بیان فرمائی ہیں :

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾ [ سورۃ التوبۃ ۹ : ۶۰ ]

''صدقات تو صرف فقراء اور مساکین کیلئے ہیں اور ان کے لئے ہیں جو اس ( کی وصولی کے کام ) پر مقرر ہیں اور وہ جن کی دلجوئی مقصود ہے۔ اور گردنوں ( کو آزاد کروانے ) میں اور تاوان بھرنے والوں میں اور اللہ کے راستے میں اور راہگیروں میں ( خرچ کرنے کے لئے ) ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔''

## 1: فقراء :

جن کے پاس کچھ نہ ہو یہ مسکین سے بھی بدتر حالت والے لوگ ہیں جو کمائی کر ہی نہیں سکتے۔

## 2: مساکین :

وہ لوگ جن کی آمدنی ان کے اخراجات سے کم ہو جیسا کہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کے واقعہ میں فرمایا کہ کشتی چند مساکین کی ملکیت تھی جو سمندر میں کام کرتے تھے۔ کشتی کا مالک ہونے اور کام کرنے کے باوجود انہیں مساکین کہا گیا۔ مسکین کی مزید تشریح کے لئے زکاۃ فطر کے آخر میں دیکھیں۔

## 3: والعاملین علیہا :

زکاۃ و عشر جمع کرنے پر مامور لوگ خواہ اسے جمع کرنے والے ہوں یا تقسیم کرنے والے یا اس کا حساب رکھنے والے۔ غرض زکاۃ و عشر کے کسی بھی شعبہ میں کام کرنے والے ہوں۔ امیر انہیں ان کے کام کی جتنی مزدوری دے ' لے سکتے ہیں خواہ وہ غنی ہوں کیونکہ یہ ان کے کام کی مزدوری ہے۔

## 4: والمؤلفۃ قلوبہم :

وہ ضعیف الایمان مسلمان جن کی دلجوئی اور مالی اعانت نہ کی جائے تو ان کے اسلام سے منحرف ہونے کا خطرہ ہو یا ایسے مائل بہ اسلام کافر جن کی مالی اعانت سے ان کے اسلام

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



قبول کر لینے کی امید ہو۔ بعض لوگوں کے خیال میں دور حاضر میں اس مد میں خرچ کرنا جائز نہیں مگر صحیح یہی ہے کہ اب بھی ان لوگوں پر خرچ کیا جائے گا بلکہ شاید اب اس کی ضرورت پہلے سے بھی زیادہ ہے کیونکہ مسیحی مشنریاں روپے کے زور پر لوگوں کو عیسائی بنا رہی ہیں۔

## 5: وفی الرقاب :

گردنیں چھڑانے میں ۔یعنی غلاموں کو آزاد کروانے میں صدقات خرچ کئے جائیں خواہ ان کی پوری قیمت ان کے مالکوں کو ادا کر کے آزاد کروایا جائے یا مکاتبت یعنی (قسطوں میں اپنی قیمت ادا کر کے آزاد کر دیئے جانے کے معاہدہ ) کی صورت میں قسطوں کی ادائیگی میں مدد کی جائے۔

وہ مسلمان جو کفار کی قید میں ہوں ان کا فدیہ بھی ''وفی الرقاب'' میں آتا ہے۔اسی طرح اگر کوئی بے گناہ مسلمان قید ہے تو اسے قید سے چھڑوانے میں خرچ کرنا بھی ''وفی الرقاب'' میں داخل ہے۔

## 6: والغارمین :

اس سے مراد وہ مقروض ہیں جن پر اتنا قرض چڑھ گیا ہو جس کے ادا کرنے کی سکت ان میں نہ ہو' ان کی تین قسمیں ہیں۔ایک وہ جنہوں نے اپنی ذاتی ضرورتوں یا کاروبار کے لئے قرض لیا مگر ادا کرنے کے قابل نہ رہے۔دوسرے وہ جن کے مال کسی ناگہانی آفت مثلاً سیلاب آجانے یا آگ لگنے یا چوری ہو جانے سے برباد ہو گئے اور وہ قرض کے بوجھ تلے دب گئے۔تیسرے وہ جنہوں نے صلح کروانے کے لئے کسی رقم یا دیت وغیرہ کی ادائیگی کی ذمہ داری اٹھالی یا کسی مقروض کی ضمانت دی جس پر انہیں تاوان پڑ گیا۔ان تمام صورتوں میں زکاۃ خرچ کی جا سکتی ہے بشرطیکہ اس نے وہ قرض کسی گناہ کے کام کے لئے نہ لیا ہو۔ہاں توبہ کرلے تو اسکی اعانت کی جائے گی۔اگر کوئی شخص مقروض فوت ہو جائے اور قرض ادا کرنے کے لئے کچھ نہ چھوڑے تو زکاۃ کی مدد سے اس کا قرض ادا کیا جا سکتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



## 7: وفی سبیل اللہ :

بعض لوگ اس سے نیکی کا ہر کام مراد لیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ پورا اسلام ہی سبیل اللہ یعنی اللہ کا راستہ ہے۔ مگر اس مقام پر اس سے نیکی کا ہر کام مراد نہیں۔ ورنہ فقراء مساکین وغیرہ کو الگ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی وہ سب بھی فی سبیل اللہ ہیں بلکہ یہاں فی سبیل اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے والے ہیں کیونکہ قرآن و حدیث میں سبیل اللہ کا لفظ یا تو عام معنی میں آیا ہے جس سے مراد اسلام اور اللہ کی رضا کا راستہ ہے۔ یا پھر جہاد فی سبیل اللہ کے لئے۔ جیسا کہ سورہ بقرہ : 54 میں فرمایا:

﴿ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴾

''صدقات و عشر ان فقراء کے لئے ہیں جو اللہ کی راہ (یعنی جہاد) میں روکے گئے ہیں۔''

اسی طرح ﴿ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾ میں بھی جہاد مراد ہے جیسا کہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے صراحت فرمائی۔

[سنن ابو داود، سنن ترمذی، نسائی]

صحیح بخاری کتاب الجہاد میں ہے، خالد بن ولید کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( قد احتبس ادراعه و اعتده في سبيل الله ))

''اس نے اپنی زرہیں اور جنگی ساز و سامان فی سبیل اللہ وقف کر رکھا ہے۔''

اس لئے مفسرین نے یہاں فی سبیل اللہ سے مراد جہاد و قتال ہی لیا ہے، چنانچہ قرطبی فرماتے ہیں:

"هُمُ الغُزَاةُ و هذا قول اكثر العلماء و هو تحصيل مذهب مالك"

''اس سے مراد لڑنے والے ہیں اور اکثر علماء کا قول یہی ہے اور امام مالک کے مذہب کا حاصل بھی یہی ہے۔''

بدایۃ المجتہد میں ہے:

"وَ اَمَّا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فقال مالك سَبِيْلُ اللّٰهِ مواضع الجهاد و الرِّباط و به قال ابو حنيفة و قَالَ الشَّافِعِيُّ هُوَ الغَازِي جارُ الصَّدَقَةِ"

[بداية المجتهد (الجملة الخامسة فيمن تجب له الصدقة]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



’’فی سبیل اللہ کے متعلق مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے مراد جہاد اور رباط (دشمن کے مقابلے میں چھاؤنی ڈال کر بیٹھنے) کی جگہیں ہیں۔ ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا۔ اور شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے مراد وہ غازی ہے جو اس صدقہ کے پڑوس میں ہو۔‘‘

**معالم میں ہے :**

" اَرَادَ بِهَا الْغُزَاةَ فَبِهِمْ سَهْمٌ مِنَ الصَّدَقَةِ "

’’اس سے مراد غازی لئے ہیں ان کے لئے صدقہ کا ایک حصہ ہے۔‘‘

**شیخ المفسرین ابن جریر طبری فرماتے ہیں :**

" فَاِنَّهُ يَعْنِي وَ فِي النَّفَقَةِ فِي نُصْرَةِ دِيْنِ اللّٰهِ وَ طَرِيْقِهِ وَ شَرِيْعَتِهِ الَّتِي شَرَعَهَا لِعِبَادِهِ بِقِتَالِ اَعْدَائِهِ وَ ذَالِكَ هُوَ غَزْوُ الْكُفَّارِ" [ تفسیر طبری ج ٦ ص ١٦٥ ]

’’یعنی فی سبیل اللہ سے مراد اللہ کے دین، اس کے راستے اور اس کی شریعت میں خرچ کرنا ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے اپنے دشمنوں سے لڑنے کے لئے مقرر فرمائی ہے اور وہ کفار سے جنگ ہے۔‘‘

**فی سبیل اللہ کی تفسیر میں ابن کثیر نے فرمایا :**

" فَمِنْهُمُ الْغُزَاةُ الَّذِيْنَ لَاحَقَّ لَهُمْ فِي الدِّيْوَانِ "

’’ان میں وہ غازی بھی شامل ہیں جن کا دیوان میں حصہ نہیں ہے۔‘‘

ابن کثیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ فی سبیل اللہ میں حج کرنے والے بھی شامل ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہاں فی سبیل اللہ سے مراد اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد و قتال کرنے والے لوگ ہیں۔ اس میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جو کسی بھی طرح دنیا میں اسلام کو غالب اور کفر کو مغلوب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں خواہ وہ دلیل و برہان کے ساتھ ہو یا ہاتھ اور زبان کے ساتھ۔ البتہ اس مد کا اولین مصداق وہی لوگ ہیں جو کفار سے لڑائی میں مصروف ہیں یا کفار کے خلاف لڑائی کے کسی بھی شعبہ میں شریک ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



**فائدہ :**

غازی فی سبیل اللہ کو صدقات میں سے دینے کے لئے ضروری نہیں کہ وہ فقیر یا مسکین ہو بلکہ غنی کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((لاتحلُّ الصّدقةُ لغنيٍّ إلّا لخمسة لغازٍ في سبيل الله))

[ ابو داود ، الزکوۃ : باب من یجوز له اخذ الصدقة ۔ و دیگر کتب حدیث ]

"پانچ آدمیوں کے علاوہ کسی غنی کے لئے صدقہ حلال نہیں جن میں سے پہلا اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔"

## 8: **وابن السبیل :**

بعض اہل علم کے مطابق اس سے مراد وہ مسافر ہے جو اگرچہ اپنے وطن میں غنی ہے مگر سفر میں اس کے پاس خرچ ختم ہو گیا ہے۔ اور اس کے لئے گھر پہنچنا مشکل ہو گیا ہے۔ ایسے مسافر پر زکاۃ خرچ کرنا جائز ہے۔

الفاظ کے عموم اور لفظ ( فی ) کو مد نظر رکھیں تو مسافروں کے لئے ہر قسم کی ضروریات مثلاً سڑکوں اور آرام گاہوں اور پانی وغیرہ کے انتظام پر صدقات کی اس مد میں سے خرچ کیا جا سکتا ہے۔ اسے صرف ان مسافروں کے ساتھ خاص کرنا جو دوران سفر فقیر کے حکم میں ہوں لفظ کے عموم کو بلا دلیل محدود کرنا ہے۔

## جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت :

اس بات میں کسی شخص کو اختلاف کی گنجائش نہیں کہ جہاد فی سبیل اللہ کی جتنی صورتیں بھی ہو سکتی ہیں ان میں سب سے ضروری مسلمانوں کے ان علاقوں کو آزاد کروانا ہے۔ جو کفار کے قبضے میں ہیں خواہ وہ کشمیر و ہندوستان ہو یا فلسطین و ترکستان، اندلس ہو یا فلپائن و شیشان، اس کے لئے ہمیں ہر اس قوت سے لڑنا ہو گا جو ہماری ایک بالشت بلکہ ایک انچ پر بھی قابض ہے اور ہمارے مسلمان بھائیوں پر ظلم کر رہی ہے یا اس میں شریک ہے۔ خواہ وہ یہودی ہوں یا ہندو، عیسائی ہوں یا لادین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



جمہوری یا کمیونسٹ۔ اللہ کا حکم ہے:

﴿ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ ﴾ [البقرۃ ۲: ۱۹۱]

''مسلمانو! ان (لڑنے والے کافروں) کو جہاں پاؤ قتل کرو اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے وہاں سے انہیں نکالو۔''

اور اس وقت تک کفار سے لڑتے رہنے کا حکم ہے جب تک تمام دنیا میں کفر مغلوب اور ایک اللہ کا دین غالب نہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ﴾ [الانفال ۸: ۳۹]

صدقات کے جو مصارف اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں ان تمام میں بقدر ضرورت زکاۃ وعشر کو خرچ کرنا چاہئے۔ مگر حالات کے مطابق جس مد میں زیادہ ضرورت ہو اس کا زیادہ خیال رکھنا چاہئے۔

اہل علم کا اتفاق ہے کہ جب کفار سے جہاد شروع ہو اس وقت مجاہدین کی ضروریات کا خیال رکھنا ہر ضرورت سے زیادہ ضروری ہے کیونکہ اللہ نہ کرے اگر ان کو شکست ہوئی یا پسپائی اختیار کرنا پڑی تو فقراء و مساکین اور دوسرے مستحقین کو ان کے فقر و مسکنت کے باوجود آزادی کی جو نعمت میسر ہے وہ بھی چھن جائے گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

احکام
زکاۃ وعشر
وصدقہ فطر

# زکاۃ الفطر
# یا
# صدقہ فطر

www.KitaboSunnat.com

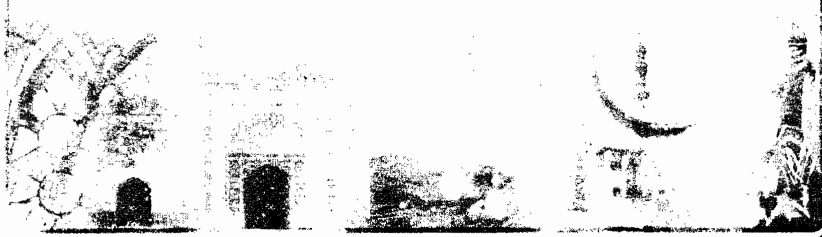

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



## صدقہ فطر کے متعلق چند ایک احادیث:

فطر کا معنی روزہ کھولنا یا روزہ نہ رکھنا ہے۔ ماہ رمضان کے روزے پورے ہونے پر ہر مسلمان کی طرف سے ایک صاع غلہ صدقہ کرنا فرض ہے۔ اس لئے اسے زکاۃ الفطر یا زکاۃ رمضان کہا جاتا ہے۔ اس کے متعلق چند احادیث اور ان کے بعد ان سے ثابت ہونے والے مسائل درج کئے جاتے ہیں:

1۔ ((عن ابن عبّاس رضی اللّٰہ عنہ قال فرض رسولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہُ علیہ وسلّم: زکاۃ الفطر طُہرۃً للصّائم من اللّغو و الرّفث و طُعمۃ للمساکین من ادّاھا قبل الصّلاۃ فہی زکوۃٌ مقبولۃٌ و من ادّاھا بعد الصّلاۃ فہی صدقۃٌ من الصّدقات))

"ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکاۃ فطر فرض فرمائی جو روزہ دار کے لئے لغو اور بیہودہ باتوں سے پاک کرنے اور مساکین کو کھلانے کا ذریعہ ہے۔ جو شخص اسے نماز (عید) سے پہلے ادا کر دے وہ مقبول زکاۃ ہے اور جو اسے نماز کے بعد ادا کرے وہ (عام) صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے۔"

[سنن ابوداؤد: باب زکاۃ الفطر و حسنہ الالبانی]

2۔ ((عن ابن عمر قال فرض رسولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہُ علیہ و سلّم زکوۃ الفطر صاعًا من تمرٍ او صاعًا من شعیرٍ علی العبد و الحرّ و الذّکر و الانثی و الصّغیر و الکبیر من المسلمین و امر بہا ان تؤدّی قبل خروج النّاس الی الصّلاۃ و فی روایۃ قال عبد اللّٰہ فجعل النّاسُ عدلہٗ مُدّین من حنطۃٍ))

[صحیح بخاری: الزکاۃ باب صدقۃ الفطر و اخرجہ الجماعۃ]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



''ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع زکاۃ فطر مسلمانوں میں سے ہر غلام و آزاد، مرد و عورت اور چھوٹے بڑے پر فرض فرمایا اور اسے لوگوں کے نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا عبداللہ (ابن عمر) نے فرمایا پھر لوگوں نے گندم کے دو مُد اس کے برابر سمجھ لئے۔''

3:۔ ((عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِیْبٍ فِی الزَّوِیَۃِ الثَّانِیَۃِ فَلَمَّا جَاءَ تِ السَّمْرَاءُ قَالَ مُعَاوِیَۃُ: "أُرٰی مُدًّا مِنْ ھٰذَا یَعْدِلُ مُدَّیْنِ))

[صحیح بخاری : ابواب صدقۃ الفطر]

''ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہم غلے کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع یا منقی کا ایک صاع زکاۃ الفطر نکالا کرتے تھے تو جب گندم آئی تو معاویہ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس (گندم کا ایک مُد ان دوسری جنسوں کے دو مدوں کے برابر ہے۔''

4:۔ ((عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: وَکَّلَنِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکٰوۃِ رَمَضَانَ فَاَتَانِی آتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُہٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ ... فَقَالَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَاْ آیَۃَ الْکُرْسِیِّ ... الحدیث))

[صحیح بخاری : [illegible]]

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زکاۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا تو میرے پاس ایک شخص آیا اور غلہ بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کروں گا۔ آگے لمبا واقعہ بیان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ چور جو حقیقت میں شیطان تھا تین راتوں تک آتا رہا اور آخری مرتبہ اس نے آیۃ الکرسی کی فضیلت بیان کر کے جان چھڑائی۔''

## صدقہ فطر کن لوگوں پر فرض ہے:

صدقہ فطر مسلمانوں کے ہر آزاد و غلام، مرد و عورت اور چھوٹے بڑے پر فرض ہے حتی کہ عید سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



پہلے جو بچہ پیدا ہو اس کی طرف سے بھی فرض ہے۔ غیر مسلم کی طرف سے یہ صدقہ فرض نہیں خواہ وہ کسی مسلمان کا باپ ہو یا بیٹا یا بیوی یا غلام۔ (دیکھئے حدیث نمبر 2)

گھر کا ذمہ دار اپنے زیر کفالت تمام افراد کی طرف سے صدقہ ادا کرے جن کی خوراک اس کے ذمے ہے، اس میں اس کے ملازم شامل نہیں وہ اپنا صدقہ خود ادا کریں گے۔

بعض لوگ صدقہ فطر فرض ہونے کے لئے شرط لگاتے ہیں کہ آدمی اتنے مال کا مالک ہو جو زکاۃ کے نصاب کو پہنچتا ہو مگر صحیح بات یہ ہے کہ جس شخص کے پاس گھر کے افراد کے خورد و نوش سے زائد غلہ موجود ہو وہ صدقہ ضرور دے، دوسرے لوگ اسے صدقہ دیں گے تو اس کی مسکنت کا حل بھی ہو جائے گا اس کی دلیل حدیث نمبر 2 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر یہ صدقہ فرض فرمایا ہے۔ اور ہر مسلمان کو ضرورت ہے کہ اس کے روزے لغو اور رفث سے پاک ہو جائیں۔ ہاں اگر خود فاقے سے ہو اور کوئی اسے صدقہ بھی نہ دے جس سے وہ صدقہ ادا کر سکے تو معافی ہے۔ ﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾ ''اللہ تعالیٰ کسی پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔''

## صدقہ فطر کا مقصد:

صدقہ فطر کا مقصد یہ ہے کہ روزے دار سے کوئی نامناسب یا بیہودہ بات ہو گئی ہو تو اس صدقے کے ذریعے معاف ہو جائے اور مساکین کے کھانے پینے اور ضرورتوں کا انتظام ہو جائے تاکہ وہ بھی عید کی خوشی میں شریک ہو سکیں اور کم از کم عید کے دن انہیں کسی کے سامنے سوال کے لئے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ (دیکھئے حدیث نمبر 1)

## صدقہ فطر کب ادا کیا جائے؟

صدقہ فطر کا ادا کرنا عید کی نماز پر جانے سے پہلے پہلے ضروری ہے اگر نماز کے بعد ادا کرے گا تو صدقہ فطر ادا نہیں ہو گا۔ (دیکھئے۔ حدیث نمبر 1، 2) بہتر یہ ہے کہ عید سے چھ دن پہلے جمع کروا دیا جائے تاکہ جمع کرنے والے حضرات مساکین کو پہنچا سکیں اور وہ اپنی ضرورت کی چیزیں خرید سکیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا ہی ہوتا تھا، جیسا کہ حدیث نمبر 4 میں ہے کہ رسول اللہ صلی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو زکاۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا اور تین راتیں شیطان چوری کے لئے آتا رہا' اس سے ظاہر ہے کہ صدقہ اس سے پہلے جمع ہونا شروع ہو چکا تھا۔

## صدقہ فطر ایک جگہ جمع کرنا چاہئے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہی تھا کہ صدقہ فطر مسجد میں جمع ہوتا تھا اور مستحقین میں تقسیم کر دیا جاتا تھا' اب بھی یہ حکومت اسلامیہ کا فریضہ ہے۔ (دیکھئے حدیث نمبر 4) اگر یہ نعمت میسر نہ ہو تو اجتماعیت کی جو صورت بھی ممکن ہو اختیار کرنی چاہئے اور محلہ کی مسجد میں جمع کر کے عید سے پہلے پہلے صدقہ تقسیم کر دینا چاہئے۔ اگر نہ ہو سکے تو خود ہی صدقہ فطر مساکین کو دے دے۔

## صدقہ الفطر کن چیزوں سے دیا جائے:

جو جنس لوگ بطور خوراک استعمال کرتے ہیں اس میں سے صدقہ الفطر ادا کیا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ عموماً جو' کھجور' منقی اور پنیر کھاتے تھے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو انہی اجناس سے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔

ابو سعید خدری رضی اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فطر کے دن طعام کا ایک صاع دیا کرتے تھے اور اس وقت ہمارا طعام جو' کھجور' منقی اور پنیر تھا۔

[صحیح بخاری : باب الصدقۃ قبل العید]

معاویہ رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کے لئے آئے تو منبر پر لوگوں سے گفتگو فرمائی اور فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ شام کی گندم کے دو مدّ (آدھا صاع) کھجور کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو ہمیشہ اسی طرح نکالتا رہوں گا۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (ایک صاع) نکالتا تھا۔

[صحیح مسلم : باب زکاۃ الفطر علی المسلمین]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک صاع کھجور کے مقابلے میں آدھا صاع گندم معاویہ رضی اللہ عنہ کا اجتہاد ہے ورنہ وہ یا کوئی اور صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ضرور نقل فرماتے' اس لئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



ابوسعید خدری اور ابن عمر ہر جنس میں سے صدقہ ایک صاع ہی سمجھتے تھے اور گندم کے آدھے صاع کو لوگوں کی اپنی رائے قرار دیتے تھے۔ (دیکھئے شروع میں حدیث 3)

سنن کی بعض احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر دو آدمیوں کی طرف سے گندم کا ایک صاع دینے کا ذکر بھی آیا ہے اگرچہ بعض اہل علم نے انہیں صحیح فرمایا ہے۔ مگر اکثر اہل علم کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔

امام بیہقی فرماتے ہیں: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صاع گندم دینے کی احادیث بھی آئی ہیں اور نصف صاع دینے کی بھی مگر ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں۔ میں نے ان میں سے ہر ایک کی علت ''الخلافیات'' میں بیان کردی ہے اور ہمیں ابوسعید خدری اور ابن عمر رضی اللہ عنھم سے روایت پہنچی ہے کہ گندم کے نصف صاع کو جو کے صاع کے برابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرار دیا گیا ہے۔''

[السنن الکبری للبیہقی ص: ۱۷۰ جلد ٤]

مولانا عبید اللہ رحمانی نے بھی نصف صاع کی تمام مرفوع احادیث کو اہل العلم بالحدیث کے نزدیک مدخول قرار دیا ہے۔ [دیکھئے: مرعاۃ المفاتیح رقم حدیث: ۱۸۳۱]

اس لئے بہتر یہی ہے کہ گندم میں سے بھی ایک صاع ہی صدقہ دیا جائے خصوصاً اس لئے کہ صحابہ نے یا اگر ثابت ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم کا نصف صاع اس لئے مقرر کیا تھا کہ مدینہ میں گندم کھجور سے بہت مہنگی تھی۔ ہمارے ہاں وہ کھجور سے کہیں سستی ہے' اس لئے ((صاعا من طعام)) کے مطابق جو جنس بھی لوگوں کا طعام ہو اس میں سے ایک صاع صدقہ فطر دینا چاہئے خواہ گندم ہو یا جو یا مکئی ہو یا چاول یا چنے ہوں یا جوار یا جرہ وغیرہ۔

## صاع کی مقدار:

صاع تولنے کا پیمانہ نہیں بلکہ ماپنے کا پیمانہ ہے جسے پنجابی میں ٹوپہ کہتے ہیں۔ ایک صاع میں چار مُدّ ہوتے ہیں پنجابی میں مُدّ کو پڑوپی کہا جاتا ہے۔ ظاہر ہے صاع سے ماپی جانے والی ہر جنس کا وزن ایک نہیں ہوسکتا' بلکہ جو جنس بھاری ہوگی وہ زیادہ آئے گی جیسا کہ گندم یا چاول ہیں اور جو ہلکی ہوگی وہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



کم آئے گی مثلاً جو یا مکئی ہے۔ ''رسالہ الزکاۃ'' کے مصنف ڈاکٹر عبداللہ بن محمد الطیار نے اپنا تجربہ لکھا ہے کہ ''گندم'' اور ''جو'' کے وزن میں 23:28 کی نسبت ہوتی ہے۔

کتب احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاع کا اندازہ پانچ رطل اور ایک رطل کا تیسرا حصہ بیان ہوا ہے جو اگرچہ عام طور پر ڈھائی کلو مشہور ہے۔ مگر تحقیق یہ ہے کہ وہ گندم میں سے دو کلو سے زیادہ نہیں کیونکہ یہ بات طے شدہ ہے کہ ایک صاع میں چار مُدّ ہوتے ہیں۔

" مَدَّ يَمُدُّ مَدًّا " کا معنی ''پھیلانا'' ہے عربی لغت کی معروف و معتبر کتاب قاموس میں لکھا ہے:

"اَلصَّاعُ اَرْبَعَةُ اَمْدَادٍ كُلُّ مُدٍّ رِطْلٌ وَ ثُلُثٌ ۔ قَالَ الدَّاوُدِیُّ : مِعْيَارُهُ الَّذِی لَا يَخْتَلِفُ اَرْبَعُ حَفَنَاتٍ بِكَفَّىِ الرَّجُلِ الَّذِی لَيْسَ بِعَظِيْمِ الْكَفَّيْنِ وَ لَا صَغِيْرِهِمَا اِذْ لَيْسَ كُلُّ مَكَانٍ يُوْجَدُ فِيْهِ صَاعُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انتهى وَ جَرَّبْتُ ذَالِكَ فَوَجَدْتُهُ صَحِيْحًا"

''یعنی صاع کے چار مد ہوتے ہیں' ہر مد ایک رطل اور تہائی رطل ہوتا ہے (صاع پانچ رطل اور تہائی رطل) داودی نے فرمایا کہ اس کا معیار جو مختلف نہیں ہوتا ایسے آدمی کے دونوں ہاتھوں کی چار لپیں ہیں جس کی ہتھیلیاں نہ بڑی ہوں نہ چھوٹی' کیونکہ ہر ایک جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع نہیں مل سکتا۔ صاحب قاموس فرماتے ہیں ''میں نے اس کا تجربہ کیا تو اسے صحیح پایا'' (یعنی ایسی چار لپیں پانچ رطل اور تہائی رطل کے برابر ہوتی ہیں)۔''

اسلام دینِ فطرت ہے اور اس کے مقرر کردہ پیمانے بھی سادہ اور فطری ہیں۔ سعودی عرب کے مشہور مفتی شیخ عبدالعزیز بن بازؒ اور انکے ساتھ ہیئۃ کبار العلماء کے اراکین نے یہی فرمایا ہے کہ صدقہ فطر ادا کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ معتدل ہاتھوں والا آدمی دونوں ہاتھوں کی لپیں چار دفعہ بھر کر دے دے۔

یہ مقدار ہمارے تجربہ کے مطابق گندم میں سے دو کلو ہے۔ ہر شخص خود بھی تجربہ کر سکتا ہے۔ ہلکی جنسوں کا وزن اس سے بھی کم ہوگا۔ تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



## صدقہ الفطر میں غلہ کی بجائے قیمت ادا کرنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر طعام میں سے ایک صاع مقرر فرمایا ہے جس طرح بکریوں میں سے بکریاں اور اونٹوں سے اونٹ مقرر فرمائے ہیں۔ اس لئے جس شخص کے پاس گندم، چاول، آٹا، مکئی یا کوئی بھی جنس موجود ہو جو اس کی خوراک ہے اسے اس جنس میں سے ہی صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے۔ اس کی قیمت نہیں دینی چاہئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یہی ہے کہ طعام کا ایک صاع صدقہ فطر دیا جائے۔

البتہ اگر کسی کے گھر میں طعام کی جنس موجود نہ ہو تو جو جنس وہ بطور خوراک استعمال کرتا ہے مثلاً گندم چاول وغیرہ اس کی قیمت ادا کر دے۔ اس کیلئے خرید کر دینا ضروری نہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے ذمے بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) صدقے میں دینا ہو مگر اس کے پاس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہو تو اس سے وہی لے لی جائے اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں ادا کر دے۔''

[صحیح بخاری باب من بلغت عنده صدقة بنت مخاض و ليست عنده]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے'' باب العرض في الزكاة '' میں زکاۃ قیمت کی صورت میں ادا کرنے کے اور دلائل بھی ذکر فرمائے ہیں۔

## صدقہ الفطر کن لوگوں کو دیا جائے:

جیسا کہ (حدیث : 1) میں گزرا ہے: (( زَكَاةُ الفِطرِ طُعمَةٌ لِلمَسَاكِينِ )) ہے اس لئے یہ مساکین میں ہی تقسیم کرنا چاہئے مسکین کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(( لَيسَ المِسكِينُ الَّذِى يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقمَةَ وَ اللُّقمَتَانِ وَ التَّمرَةُ وَالتَّمرَتَانِ وَ لٰكِنَّ المِسكِينَ الَّذِى لَا يَجِدُ غِنىً يُغنِيهِ وَ لَا يُفطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيهِ وَ لَا يَقُومُ فَيَسأَلُ النَّاسَ ))

[صحیح بخاری : كتاب الزكاة : باب قول الله عزو جل لا يسئلون الناس الحافا]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



''مسکین وہ نہیں جو لوگوں میں چکر لگاتا رہتا ہے اور ایک لقمہ اور دو لقمے اور ایک کھجور اور دو کھجوریں اسے واپس لوٹا دیتی ہیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنی غنا نہیں جو اسے غنی کر دے اور نہ کوئی اس کے متعلق سمجھ پاتا ہے کہ اس پر صدقہ کر دے نہ ہی وہ کھڑا ہو کر لوگوں سے سوال کرتا ہے۔''

اگر دیکھا جائے تو ہمارے گردو پیش ایسے بے شمار سفید پوش لوگ موجود ہیں جن کی یہ حالت ہے اس لئے صدقہ فطر انہی لوگوں کا حق ہے پھر ان میں سے بھی ان فقراء کا حق سب سے زیادہ ہے جو اللہ کی راہ میں طلب علم اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے وقف ہیں اور اس مصروفیت کی وجہ سے کوئی کاروبار نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿لِلۡفُقَرَآءِ الَّذِيۡنَ اُحۡصِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ضَرۡبًا فِى الۡاَرۡضِ يَحۡسَبُهُمُ الۡجَاهِلُ اَغۡنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعۡرِفُهُمۡ بِسِيۡمٰهُمۡ لَا يَسۡـَٔلُوۡنَ النَّاسَ اِلۡحَافًا﴾ [البقرۃ ۲ : ۲۷۳]

''صدقات ان فقراء کے لئے ہیں جو اللہ کے راستے میں روک دیئے گئے ہیں وہ زمین میں (کاروبار وغیرہ کے لئے) سفر نہیں کر سکتے ناواقف آدمی سوال سے بچنے کی وجہ سے انہیں غنی خیال کرتا ہے۔ تو انہیں ان کی نشانی سے پہچان لے گا وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔''

## زکاۃ و عشر کے علاوہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے :

یہ بات یاد رہنی چاہیئے کہ زکاۃ و عشر ادا کر دینے کے بعد بھی آدمی کے مال میں کچھ حقوق باقی رہتے ہیں جن کا ادا کرنا ضروری ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کے پاس مال ہے اور اس کے والدین ضرورت مند ہیں تو اس پر ان کی ضروریات پوری کرنا فرض ہے۔ اسی طرح مہمان کی ضیافت فرض ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں زکاۃ ادا کر چکا ہوں اس لئے مجھ پر والدین کی خدمت یا مہمان کی مہمان نوازی لازم نہیں ہے۔ والدین کے علاوہ رشتہ داروں ' مسکینوں ' یتیموں کے حقوق کا خیال رکھنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com



بھی ضروری ہے۔

اگر اس کا ہمسایہ بھوکا ہے اور اس کے پاس مال موجود ہے تو اس کے لئے سیر ہو کر کھانا جائز نہیں خواہ وہ زکاۃ ادا کر ہی چکا ہو۔

کفار سے لڑائی کے وقت اگر مجاہدین کو ضرورت ہو تو اسے پورا کرنا ہر اس مسلمان پر لازم ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔

مال مویشیوں والے لوگوں پر زکاۃ کے علاوہ حاجتمندوں کو کچھ نہ کچھ دودھ وغیرہ دے دینا بھی ان کے مال میں اللہ کا حق ہے۔

باغات اور فصلوں میں سے آنے جانے والوں اور مساکین کو کچھ نہ کچھ دے دینا اللہ کا حق ہے۔ سورہ قلم میں اللہ تعالیٰ نے ایک باغ والوں کا قصہ ذکر فرمایا ہے جو مساکین کو کچھ دینے سے بخل کرتے ہوئے علی الصبح پھل توڑنے کے ارادے سے چلے جب وہاں پہنچے اور دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے آسمانی آفت کے ذریعے پہلے ہی سارا باغ نیست و نابود کر دیا تھا۔ اس لئے صحابہ کرام اپنی کھجوروں کے پھلوں میں سے ایک آدھ خوشہ مسجد میں لا کر لٹکا دیتے تھے تا کہ فقراء مہاجرین تازہ پھل کھالیں۔

اس لئے ہمیں زکاۃ وعشر ادا کرنے کے بعد بھی اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ ہمارا حقیقی مال وہی ہے جو ہم نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔

اور ہم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے اس سے ہمارے مال میں دنیا میں اضافہ ہو گا اور آخرت میں بھی وہ ہمارے لئے ذخیرہ بنے گا۔ اس سلسلہ کی آیات واحادیث عام معروف ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دارالاندلس ®

اسلام کی نشرواشاعت کا عالمی مرکز

۴۔لیک روڈ، چوبرجی لاہور پاکستان

Ph: 92-42-7230549 Fax: 92-42-7242639 www.dar-ul-andlus.com